ابومیاں علمائے اہلسنت کی عدالت میں

☆☆☆ گمراہ وگمراہ گر پیر کی پہچان کرانے والی علمائے اہلسنت کے ☆☆☆

فتاویٰ پر مشتمل ایک مستند کتاب

ناشر: جماعت رضائے مصطفی کشن گنج، بہار

STD:08373
PH:269217

DARUL ULOOM GULSHAN-E-TAYBA

QILA MASJID AHLE SUNNAT-O-JAMA AT FORT ROAD, RANIBENNUR, 581 115, DIST HAVERI, KARNATAKA, (INDIA).

Ref.No:.....................   السلام علیکم   Date:.....................

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین درج ذیل مسئلہ میں کہ زید عالم دین مفتی نیز مسجد کا امام بھی ہے دریافت امر یہ ہے کہ زید ایک گمراہ پیر کا گرویدہ ہے جس کو ہندوستان کے اکثر علماء کرام (بریلی شریف، جمداہی شاہی، کچھوچھہ شریف) نے گمراہ اور بددین ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

زید کا پیر شیخ ابوسعید شاہ احسان اللہ محمدی (عرف ابومیاں) جو عوام میں مشہور ومتعارف ہیں الہ آباد کے قریب ایک گاؤں سید سراواں کے رہنے والے ہیں۔ جو عملی طور پر دیوبندی، وہابی، غیر مقلد وغیرہ وغیرہ کوئی بھی آئے اس کے پرتپاک خیر مقدم کو فرض ومحبت تصور کرتے ہیں۔

اور اس کے یہاں ہندو، مسلم، مؤمن، کافر، سنی، شیعہ ہر طرح کے لوگ آتے ہیں اور سب کو بلا تفریق اپنے حلقہ ارادت میں داخل کرتے ہیں۔

اور اسی پیر صاحب نے ایک کتاب نغمات الاسرار فی مقامات الابرار لکھی ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں۔ صفحہ نمبر ۴۵/۴۶۔

غور سے سمجھ اے بے یقیں / بے تصوف دین و ملت کچھ نہیں
خاتمہ بالخیر ہے اس کا محال / مرد حق ہرگز نہیں وہ مرد ضال
اس حقیقت کو سمجھ اے بے یقیں / مولوی صوفی نہیں تو کچھ نہیں
مدرسہ میں کیا دھرا ہے اے پسر / جز خبر وہ بھی نہیں ہے معتبر
جو تصوف سے مبرّا ہو گیا / زندقہ میں وہ کھو گیا
ہر کہ غافل شدز مولیٰ ایک نفس / در حقیقت کافر است و بوالہوس
مولوی صوفی نہ ہو تو باخدا / فاسق و گمراہ ہے سر تا پا
فقہ و استدلال و منطق اور اصول / بے تصوف سب خرافات و فضول

ایسے پیر کے بارے میں کیا حکم ہے۔

اسی پیر کا مرید ایک جلسے کے افتتاحی تقریر میں یہ اشعار کہا:

دیکھی نہ ہم نے اب تک دنیا میں ایسی آنکھیں — ساون بھی جھوم جائے دیکھے جوان کی آنکھیں
جس نے دیکھا تیری آنکھوں کو وہ بیمار ہوا — ایک میں کیا سارا عالم تیرے جادو میں گرفتار ہوا
اور خدا بچائے تیری مست مست نظروں سے — فرشتہ ہو تو مچل جائے آدمی کیا ہے
دیکھی نہ ہم نے اب تک دنیا میں ایسی آنکھیں — ساون بھی جھوم جائے دیکھے جوان کی آنکھیں
جب آگئیں ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں — جلتے بجھا دئے ہیں روتے ہنسا دئے ہیں

نیز ایک جلسہ میں یوں کہا:

وَمَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

ترجمہ:۔ جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں باز آؤ۔ اور اسی آیت کی تشریح یوں کیا۔ بظاہر بری چیز ہی کیوں نہ دیں لے لو۔

عندالشرع کیا حکم عائد ہوتا ہے ایسے امام کے پیچھے نماز درست ہوگی یا نہیں۔
ایسے مقرر سے تقریر کرانا اور تقریر کروانے والے پر کیا حکم عائد ہوگا اور اس مسجد کے متولی واراکین کے اوپر کیا حکم عائد ہوگا۔
بالتفصیل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

المستفتی۔ محمد محبوب خان امجدی۔ ایم کے رانی بنور ضلع ہاویری کرناٹک

PRESIDENT
DARUL ULOOM GULSHAN-E-TAYBA
Qilla Masjid, Fort Road,
RANEBENNUR - 581115.
Dt. Haveri

الجواب بعون الملک الوہاب

سنی علماء کونسل اتر دیناجپور (جس کا ہیڈ آفس الجامعۃ الحفیظیہ سراج العلوم راسا کھوا بازار علاقہ کرند گھی ضلع اتر دیناجپور ہے) نے اپنے لیٹر پیڈ پر شاہ ابوسعید ابومیاں سید سراواں کے معمولات سے متعلق ملک کے بڑے دارالافتاء بریلی شریف، جامعہ نعیمیہ مرادآباد، دارالعلوم علیمیہ جمد اشاہی بستی، جامع اشرف کچھوچھہ سے سوالات بھیج کر جوابات منگوایا۔ سوالات میں ان کے کچھ اشعار کے تعلق سے بھی حکم شرعی دریافت کیا گیا تھا اور یہ بھی پوچھا گیا تھا کہ وہ وہابی امام کی اقتدا میں نماز پڑھتے ہیں۔ اقامت کھڑے ہوکر سنتے ہیں بدعقیدہ وہابی کی نماز جنازہ بھی پڑھتے ہیں۔ بدعقیدوں سے میل جول رکھتے ہیں، اگر کوئی غیر مسلم ان کے ہاتھوں پر ایمان لائے تو اس کو اس کی غیر مسلمہ بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم رکھنے سے منع نہیں کرتے۔ انتیسویں رمضان کو قاضی شہر کے برخلاف عید کا اعلان کرتے ہیں۔

(۱) جامعہ نعیمیہ مرادآباد کے مفتی محمد سلیمان النعیمی برکاتی نے جواب میں لکھا "زید مسئول ہرگز لائق پیری نہیں بلکہ وہ حرام کار مکار اور فریب دہندہ گمراہ اور گمراہ گر بلکہ صلح کلی ہے اس سے مرید ہونا یا کروانا جائز نہیں کہ وہ جامع شرائط نہیں ہے ایسے گمراہ اور گمراہ گر کے مدرسے میں داخل کرنا جائز نہیں الخ۔ یہ فتویٰ دارالافتاء، جامعہ نعیمیہ مرادآباد سے مورخہ ۳/ذوالقعدہ ۱۴۳۷ھ بروز شنبہ جاری کیا اس کی تصدیق مفتی محمد ایوب نعیمی نے بھی فرمائی ہے۔

(۲) دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف سے مفتی سید کفیل اشرف نے جواب میں لکھا........لہٰذا اس پیر نے جتنے مسائل بتائے ہیں وہ شریعت سے متعلق نہیں وہ اس کے اپنے ہیں اسی سے ظاہر و باہر ہے کہ وہ کتنا ذی علم اور کتنا بڑا صلح کلی ہے خود اس کی باتوں سے اس کا عقیدہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ وہ آزاد خیال محض دنیادار جسے علوم شریعت سے کچھ علاقہ نہیں ایسے کو پیر بنانا اس سے مرید ہونا جائز نہیں الخ۔ یہ فتویٰ دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف سے ۴/ربیع الآخر ۱۴۳۳ھ کو جاری ہوا۔ اس فتوے پر تصدیقات مندرجہ ذیل علمائے کرام نے کی ہیں۔ مفتی شفیق احمد شریفی، مفتی محمد مجاہد حسین رضوی، مفتی سید مقبول حسین حبیبی، مفتی خوشنود عالم قاضی شہر کوشامی۔

(۳) مفتی محمد کوثر علی رضوی مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف نے ۲۳/شوال المکرم ۱۴۳۵ھ کو فتویٰ دیا (شخص مذکور) معمولات اہلسنت کے خلاف باتوں سے اجتناب و احتراز کرے اور اعلانیہ توبہ و استغفار کرے اور دیدہ دانستہ وہابی کی نماز جنازہ پڑھاتا پڑھتا ہے تو بعد توبہ تجدید ایمان کرے اور تجدید نکاح بھی کرے۔ اس فتویٰ پر مندرجہ مفتیان کرام کی تصدیقات ہیں۔ مفتی مظفر صاحب، مفتی ناظم علی قادری، مفتی مناف رضا۔

(۴) مفتی محمد افروز عالم نوری بریلوی نے ۸/ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ کو جامعہ منظر اسلام بریلی شریف نے فتویٰ دیا بالجملہ نام نہاد پیر سوال مذکور غیر شرعی گمراہیوں اور متعدد کفریات کی وجہ سے فاسق و فاجر ضال گمراہ بددین خارج از اسلام نہ اس سے مرید ہونا جائز نہ اس کی

پیری حلال مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس کے فریب وصحبت سے اجتناب کریں الخ۔ اس فتویٰ پر مفتی محمد عاقل رضوی کی تصدیق ہے۔

(۵) اور مفتی شبیر حسن جامعہ رونا ہی فیض آباد نے فتویٰ دیا...... صورت مستفسرہ میں جو باتیں زید (ابومیاں) کی جانب منسوب ہیں اگر وہ واقعی زید مذکورہ قبیحہ وصفات ذمیمہ سے متصف ہے تو زید گمراہ بددین ہے۔ اور اگر وہ دیدہ دانستہ بدعقیدہ لوگوں کی نماز جنازہ پڑھتا پڑھاتا ہے تو خارج از اسلام ہے الخ۔ اس فتویٰ پر مفتی محمد ایوب کی تصدیق ہے۔

(۶) دارالعلوم علیمیہ جمدا شاہی کے مفتی اختر حسین قادری نے فتویٰ دیا کہ ایسے پیر سے مرید ہونا کروانا جائز نہیں اور ایسے شخص کے ادارے میں پڑھنا پڑھوانا ایمان وعقیدے کے خراب ہونے کا سبب ہے۔ لہٰذا اس سے بھی احتراز لازم ہے۔

فتاوے ہیں جو دارالافتاء دارالعلوم غریب نواز میں موجود ہیں عندالضرورت اس کی کاپی دستیاب کی جاسکتی ہے۔ اور مذکورہ دارالافتاء سے بھی اس کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ اتمام حجت کے لئے الہ آباد کے مفتیان کرام کا ایک وفد کو بھیج کر تحریری صورت میں ان کو شرعی مواخذات فراہم کئے گئے اور ان سے کہا گیا کہ تحریری جواب ہمیں چاہئے دو روز تک وہ ٹالتے رہے۔ اور تیسری بار جب مفتیان کرام کا وفد پہنچا تو شاہ ابوسعید کمرے میں بیٹھے رہے اور اپنے کارندوں سے علماء کو زجر وتوبیخ کرکے واپس بھیج دیا اور تادم تحریر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے الہ آباد و بیرون الہ آباد اکابر علماء ومشائخ اہلسنت نے اب یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ جب تک وہ اپنی پوزیشن صاف نہیں کر لیتے اور شرعی مواخذات کے بعد توبہ وغیرہ نہیں کر لیتے نہ ان سے مرید ہونا جائز ہے نہ وہاں بچوں کو پڑھانا جائز ہے۔ اس لئے امام مذکور سے اہلسنت مطالبہ کریں کہ وہ ان سے بیعت توڑ کر کسی جامع شرائط پیر سے بیعت کرے اور اعلانیہ اس پیر سے برأت کا اظہار کرے تبھی ان کی اقتدا میں نماز پڑھی جائے۔ اگر وہ ایسا نہ کرے تو منصب امامت سے معزول کرکے کسی سنی صحیح العقیدہ صحیح خواں کو امام بنایا جائے۔ ایسے مقرر سے آئندہ تقریر کرانے سے احتراز کریں متولی واراکین کو بتایا جائے اگر وہ اس پیر سے احتراز نہ کریں تب ہی ان پر کوئی حکم شرعی لگ سکتا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ نہال احمد النظامی
المتخصص بدرجۃ الافتاء
دارالعلوم غریب نواز الہ آباد
۴ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

الجواب صحیح فقط واللہ تعالیٰ اعلم
شفیق احمد شریفی عفی عنہ
خادم الافتاء والقضاء
۴ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

ابومیاں کے خلاف علامہ عاشق الرحمٰن الہ آبادی کا فتویٰ

محترم المقام جناب مفتی صاحب قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعدہٗ گزارش یہ ہے کہ

سید سراواں ضلع کوشامبی الہ آباد کے ایک پیر صاحب شاہ احسان اللہ محمدی صفوی ابوسعید (عرف ابومیاں) نام کے پچھلے کئی سالوں سے مڑگاؤں گوا آتے ہیں۔ وہ سامعین کو کچھ ایسے مسائل بتاتے ہیں جو مسائل حنفیہ اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ ان تفصیلی مسائل کا زیروکس اور مرکزی دارالافتاء بریلی شریف سے آئے ہوئے جواب کا زیروکس آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ آپ بھی ہم مسلمانان مڑگاؤں گوا کی رہنمائی فرمائیں بڑی مہربانی ہوگی۔ فقط والسلام

المستفتی جملہ مسلمانان مڑگاؤں گوا

کریم الشفقت رفیع الدرجت جناب حضرت مفتی صاحب قبلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین ان مسئلوں کے بارے میں کہ سید سراواں کوشامبی الہ آباد یوپی کے ایک پیر صاحب شاہ احسان اللہ محمدی صفوی ابوسعید نام کے پچھلے کئی سالوں سے مڑگاؤں گوا آتے ہیں۔ وہ سامعین کو کچھ ایسے مسائل بتاتے ہیں جو مسائل حنفیہ اور دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ (۱) انہوں نے ایک مشت داڑھی کے متعلق کہا کہ یہ کچھ ضروری نہیں ہے، بلکہ داڑھی وہی ہے جو دور سے دکھائی دے۔ (۲) چلتی ٹرین پر نماز پڑھ لینے کو کافی سمجھتے ہیں اور بعد میں دہراتے بھی نہیں۔ جب انہیں کہا گیا کہ آپ کا مسئلہ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کے خلاف ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے اور ان کے زمانہ میں بڑا فرق ہے۔ (۳) کھانا کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد میٹھا کھانا سنت بتاتے ہیں جب کہ اول وآخر نمک کھانا سنت ہے۔ (۴) اقامت کھڑے ہوکر سنتے ہیں۔ (۵) کعبہ شریف کے امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز جانتے ہیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ ہمارے علمائے اہلسنت تو اس امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ صرف ہندوستانی علمائے کرام ہیں پاکستانی علماء تو اس امام کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ چونکہ کعبہ شریف کے امام کا وہابی ہونا ثابت نہیں۔ (۶) دارالعلوم غریب نواز الہ آباد یوپی کے مقتدر علمائے کرام کہتے ہیں کہ ان پیر صاحب کی خانقاہ میں اگر کوئی وہابی مولوی پہنچ جائے تو اس کو امامت کے لئے آگے بڑھا دیتے ہیں۔ (۷) ایک مرتبہ پیر صاحب نے کہا کہ فقہ کی ساری کتابوں مثلاً ''نورالایضاح'' میں بھی باب الطهارة کو مقدم کیا ہے جسے بچے پڑھ کر وقت سے پہلے بالغ ہوجاتے ہیں۔ (۸) ماہ نامہ جام نور، اردہلی ستمبر ۲۰۰۷ء کے شمارہ نمبر ۳ صفحہ ۲۱ مضمون '' الی الاسلام من جدید '' میں مولانا ذیشان احمد مصباحی نے بھی اس پیر صاحب کی کچھ باتیں بطور حوالہ پیش کی ہیں۔ وہ یہ ہیں یہاں سے بے ساختہ شیخ احسان اللہ چشتی الہ آباد دام ظلہ کی بات کو نقل کرنے کو جی چاہتا ہے کہ تفقہ فی الدین والی آیت میں فہم دین کے لئے سفر کرنے کی

بات کہی گئی ہے، نہ کہ فہم مسائل دین کے لئے افسوس ہے کہ علمائے ربانیین اور اور علمائے وارثین سے لوگوں نے علمائے حیض ونفاس کو سمجھ لیا ہے جب کہ اصل دین کا شعور ہے اسی لئے آیت کے اگلے حصے میں ہے کہ اپنی قوم کے پاس آکر انہیں غضب الٰہی سے ڈرائیں یہ نہیں کہ وہ دین کے مسائل بتائیں، ہاں! شعور دین کے بعد اگر مسائل دین سے آگاہی ہو جائے تو یہ سونے پر سہاگہ۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا دین سے مسائل دین الگ ہیں جس کی وجہ سے حیض ونفاس کے مسائل بتانے والے علمائے کرام کو علمائے حیض ونفاس کہا اور دین سمجھانے والے علماء کو علمائے وارثین وعلمائے ربانیین کہا۔ کیا اس طرح علمائے کرام کو علمائے حیض ونفاس کہنا درست ہے؟۔(۹) اس پیر صاحب نے ایک کتاب ''نغمات الاسرار فی مقامات الابرار'' لکھی ہے جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

غور سے سمجھ اے بے یقین — بے تصوف دین و ملت کچھ نہیں

جو تصوف سے مبرا ہو گیا — زندقہ میں وہ کھو گیا

ہر کہ غافل شدز مولی یک نفس — در حقیقت کافر است و بوالہوس

اس حقیقت کو سمجھ اے بے یقین — مولوی صوفی نہیں تو کچھ نہیں صفحہ: ۴۵

مولوی صوفی نہ ہو تو با خدا — فاسق و گمراہ ہے سر تا پا

مدرسہ میں کیا دھرا ہے اے پسر — جز خبر وہ بھی نہیں ہے معتبر صفحہ: ۴۶

فقہ و استدلال و منطق اور اصول — بے تصوف سب خرافات و فضول

مذکورہ عبارتوں اور اشعار کے احکام الگ الگ اور نمبروار بالتفصیل بیان فرمائیں۔ اس پیر صاحب کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ کیا ان سے پیری مریدی جائز ہے؟ کیا اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں؟ اس کتاب پر تقدیم وتقریظ لکھنے والوں کا کیا حکم ہے؟ اس پیر صاحب کو امام طریقت، واصل عین شریعت، قطب عصر، عارف باللہ لکھنا کیسا ہے؟ الہ آباد کے مشہور اداروں کے ذمہ دار مفتیان سے اس پیر صاحب کے متعلق پوچھا تو سب حضرات نے ان کو گمراہ گر ہی فرمایا۔ جب ان سے لکھنے کی بات کی گئی تو ان حضرات نے کہا کہ ان کے مریدین غنڈے اور بدمعاش ہیں وہ ہماری جان مروا دیں گے ہمارا ادارہ چور ہو جائے گا وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا اس پیر صاحب کے نام فتویٰ آنا بہت ضروری ہے۔ چونکہ ان کے مریدین کہتے ہیں کہ زید، عمرو، بکر کہہ کر فتویٰ مت منگاؤ اگر ہمت ہے تو ہمارے پیر کے نام فتویٰ منگا کر دکھاؤ۔ اور تم لوگ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے پیر صاحب کی تعظیم ہر خانقاہ اور مدرسہ کے علماء کرتے ہیں۔ ان کے مریدین کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے اب ایسی نازک حالت میں ہم مسلمانانِ مڑگاؤں کی رہنمائی فرمائیں۔

المستفتی سنی مسلمانان مڑگاؤں گوا

محمد رفیقل وغیرہ

۷۸۶/۹۲

الجواب:۔ کسی کے نام ونسب سے کچھ تعلق نہیں۔ حکم شرع عام ہے سب کے لئے برابر خواہ عالم ہو یا فقیر، پیر ہو یا عوام الناس۔ لہٰذا اس پیر نے جتنے مسائل بتائے ہیں وہ شریعت سے متعلق نہیں وہ اس کے اپنے ہیں اسی سے ظاہر و باہر ہے کہ وہ کتنا ذی علم اور کتنا بڑا صلح کلی ہے۔ خود اس کی باتوں سے اس کا عقیدہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ وہ آزاد خیال اور محض دنیادار جسے علم و شریعت سے کوئی علاقہ نہیں۔ ایسے کو پیر بنانا یا اس سے مرید ہونا جائز نہیں اس کا جواب جام نور کے ایڈیٹر مدیر و مضمون نگار سے طلب کرلیا جائے کہ آخر اس نے ایسا لکھا اور چھاپا ہے۔ دلیل تو وہ دے حکم اوپر جاری کردیا گیا سوال کے سچا ہونے کی صورت میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر قادری سید کفیل احمد غفرلہ
دارالافتاء منظر اسلام بریلی شریف
۴ ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

۷۸۶/۹۲

الجواب:۔ عقیدہ وہابیہ کفریہ رکھنے والے وہابی کے ایسے عقیدے کو جانتے ہوئے نماز میں امامت کے لئے اسے آگے بڑھانا ارتکاب کفر ہے۔ سائل مذکور کی تصدیقات کے بغیر دین کے شعور کی بات کرنا جہالت کی بات ہے۔ قول "علمائے ربانیین اور علمائے وارثین سے لوگوں نے علمائے حیض ونفاس سمجھ لیا ہے" علمائے دین کا استخفاف ہے اور ان کے علماء دین ہونے کی حیثیت سے ان کا استخفاف ہے اور یہ کفر ہے۔ مجمع الانہر میں ہے "الاستخفاف بالاشراف کفر"۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے مرج البحرین میں یہ نقل فرمایا ہے کہ "من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم یتصوف فقد تفسق ومن جمع بینهما فقد تحقق" اس سے مراد یہ ہے کہ جو علم فقہ کے بغیر نظری تصوف کو حاصل کرے گا زندیق ہوجائے گا۔ اور جو عملی تصوف کے بغیر فقیہ بنے گا فاسق ہوجائے گا۔ اور جو ان دونوں کا جامع ہوگا وہ محقق ہوگا۔ رسالہ قشیریہ ایسی اصول تصوف کی مستند کتاب میں عقائد صحیحہ رکھنے کو ضروری قرار دیا گیا ہے جس کے لئے علم ضروری ہے۔ اشعار مذکورہ کی تاویلات صحیحہ اگر نہ کی جائیں تو وہ خود زندقہ پر مشتمل ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شعر میں یہ بتایا گیا ہے "جو تصوف سے مبرا ہوگیا ۔ زندقہ میں وہ کھو گیا" جب کہ مرج البحرین میں اسے منصوص کیا گیا ہے کہ جو علم فقہ کو حاصل نہیں کرتا ہے اور تصوف اختیار کرتا ہے وہ زندیق ہوجاتا ہے۔ اس زمانے میں مسجد حرام کا امام نجدی وہابی ہوتا ہے یہ کہنا کہ اس کا وہابی ہونا ثابت نہیں جہالت پر مبنی ہے۔ اسی طرح استفتاء ہذا میں جن اقوال وافعال کا ذکر کیا گیا ہے وہ کفر، زندقہ، یا جہالت پر مبنی ہیں۔ اگر کسی شخص سے اقوال وافعال مذکورہ صادر ہیں تو وہ مرتکب کفر، زندقہ، وجہالت ہے۔ اگر واقعی کوئی شخص ان امور کا مرتکب ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ توبہ کرے تجدید ایمان کرے جورو رکھنے کی صورت میں تجدید نکاح کرے اگر وہ بیعت لیتا ہو تو اس کے ہاتھ پر بیعت نہ کی جائے۔ جس بیعت کی بقا چاہتا ہے تو تجدید بیعت کرے۔ جب تک وہ ایسا نہ کرے۔

کتاب میں فقہ وحقیقی تصوف کے خلاف باتیں ہوں اس کو پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی فقہا کے طور پر محض صراحت وتبین کی وجہ سے جب کفر کا حکم کیا جائے اور تعین نہ ہو اگر تاویل صحیح پیش کی جائے تو اسے قبول کیا جائے گا۔ لیکن یہ کام خود مرتکب کفر کا ہے۔ فقیہ محض تبین کے پانے پر بھی کفر کا حکم کردے گا اور تعین پایا جائے اور حضرات متکلمین کے طور پر کفر کا حکم کیا جائے تو کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہ رہ جائے گی۔ نسیم الریاض شرح شفا میں ہے "**التاویل فی لفظ صراح لایقبل**" مثلاً اگر توہین رسول کرنے والے کفر صریح کلامی متعین التزامی کے مرتکب وہابی، دیوبندی کی توہین رسول کو جانتے ہوئے کوئی ایسے کو نماز میں امامت کو بڑھائے تو وہ حضرات متکلمین کے طور پر بھی مرتکب کفر قرار پائے گا۔ ایسی صورت میں کتاب کے کفریات پر مشتمل ہونے کو جان کر التزامی طور پر اسے صحیح مان کر اس پر تقریظ وتقدیم لکھنے والے کا بھی وہی حکم ہوگا۔ ایسی صورت میں کفر وزندقہ کو جان کر زندقہ کے مرتکب کو عارف باللہ، واصل عین شریعت۔ قطب عصر وغیر کہنے کا بھی وہی حکم ہوگا۔ حکم کا مدار اس پر ہے کہ مذکورہ اقوال وافعال واقعی کسی شخص سے صادر ہیں یا نہیں۔ اگر واقعی صادر ہیں تو حکم حسب بالا ہے اس سے کوئی تعلق نہیں کہ وہ شخص کون ہے اور اس کی آئیڈنٹیٹی کیا ہے۔ جامعہ حبیبیہ کو چلانے والی رجسٹرڈ کمپنی انجمن جامعہ حبیبیہ کے اہم اراکین سے مشورہ کرنے کے بعد بانی جامعہ حبیبیہ حضور مجاہد ملت قدس اللہ سرہ العزیز کو خدائے قادر اور موفق ومعین کی جانب وسیلہ بناتے ہوئے استفتائے ہذا کے اس جواب کو تحریر کیا جارہا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

رقمہ محمد ابوبکر ۱۹/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح الفقیر محمد عاشق الرحمٰن القادری الحبیبی غفرلہ

تصدیق کی جاتی ہے کہ نقل مطابق اصل ہے فقط

۲۱/ ذوقعدہ ۱۴۳۸ھ

نوٹ۔ اس فتویٰ سے معلوم ہوا کہ ابومیاں اور جو ان کے عقائد کو جانتے ہوئے باوجود انہیں سنی صحیح العقیدہ مانتے ہیں دونوں پر توبہ، تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم ہے۔